بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجیہہ بخاری نے یہ ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھا ہے۔اس ناول (آؤزیست نبھائیں ہم) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

New Era Magazine

وہ گہری نیند میں غرق تھی جب نیچے سے ملازمہ نے آکر اسکو جگادیا۔

"کیا ملسہ ہے سلطانہ...؟"وہ ہمیشہ کی طرح اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو سے سلطانہ کو ہنسا گئی تھی۔

"اب کھڑے کھڑے دانت کیوں نکال رہی ہو۔؟"وہ اسکو گھورتے بولی۔

"چھوٹی بی بی نیچے بڑے صاحب آپکو ناشتے کی میز پر بلوا رہے ہیں جی وہیں چھوٹے صاحب بھی ہیں۔"اس نے ہمیشہ کی طرح اسکو خبر پہنچائی۔"

"بیوقوف عورت ہمیشہ غلط وقت پر آنا۔"وہ روانی سے بولتی ایک ہی جست میں بیڈ سے اترتی واشروم میں بھاگی۔اگلے پانچ منٹ میں وہ تیار ہو کر نیچے ناشتے کی میز پر موجود تھی۔

"شکر ہے محترمہ کہیں آپ آئیں ورنہ مجھے لگ رہا تھا آپکو جگانے کی خاطر پوری فوج کو بلوانا ہوگا۔کچھ دھماکے وغیرہ ہونگے تو آپ جاگیں گی۔"تایا جان کا لہجہ طنزیہ تھا۔وہ ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں تھی جبکہ دھیمی سی مسکان حمزہ کے لبوں پر بھی کھلی تھی۔

وہ حمزہ پر ایک بھرپور نگاہ ڈالتی اسکے ساتھ والی کرسی پر براجمان ہوگئی تھی۔جبکہ تائی جان خاموشی سے ناشتہ کرتی رہیں تھیں۔

اسے فورک سے آئے چند دن ہوئے تھے۔ماں باپ کے مرنے کے بعد تایا جان خود اسے لینے آئے تھے۔وہ بچپن سے حمزہ کے نکاح میں تھی اور تب سے دل میں اسکے نام کے کئی دیپ جل اٹھے تھے۔

البتہ حمزہ نے آج تک اسکی حوصلہ افزائی نا کی تھی بلکہ ہمیشہ بے رخی ہی اپنائی تھی۔وہ چند دنوں سے یہیں تھی مگر ان چند دنوں میں ایک دن بھی ایسا نا تھا جب حمزہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی ہو۔ہمیشہ بے رخی سے ہی پیش آتا تھا۔۔وہ اپنی طرف سے اس سے کئی بار بات کرنے کی کوشش کر چکی تھی مگر اسکا رویہ عجیب بے رخی لئے ہوئے تھا۔اسے دیکھتے ہی اٹھ کر چلا جاتا۔اسکی بات کا مختصر سا جواب ہوں ہاں کی صورت میں دیا کرتا۔۔۔

"تم آج سلطانہ کے ساتھ چلی جانا وادی کی سیر کو۔۔۔حمزہ تو مصروف ہوتا ہے کہاں تمھیں لے کر جائے گا۔"تائی جان نے جوس کا سپ لیتے اسے باور کروایا۔

"جی بہتر تائی جان۔۔۔"اس نے ہولے سے سر اثبات میں ہلا دیا۔"جبکہ حمزہ کرسی کھسکاتا کھڑا ہو گیا۔

"بابا جان میں زرا کام سے شہر جا رہا ہوں شام تک لوٹ آؤں گا۔"وہ بابا جان کو بتا رہا تھا یا اجازت لے رہا تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔

"ٹھیک ہے جلدی لوٹ آنا برخوردار۔۔۔جانتے ہو میں زیادہ دیر تمھارے باہر ہونے کے حق میں نہیں ہوں۔"انہوں نے اخبار سے نظریں ہٹا کر رعب دار آواز میں کہا تھا۔"

"جی بہتر۔۔۔"وہ ہولے سے مسکرایا دوسرے ہی لمحوں اسکی مسکراہٹ معدوم پڑ گئی تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا جبکہ وہ شال اپنے گرد لپیٹتی تایا جان سے اجازت لے کر وادی کی سیر کو نکل آئی۔۔۔وادی کا موسم بہت خوشگوار ہو رہا تھا۔تسلسل سے چلتی ہوائیں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ اسکا موڈ خوشگوار کر گیا تھا۔وہ سلطانہ کو نظر انداز کئے اپنی ہی ٹون میں چلتی جا رہی

New Era Magazine

تھی۔اسے کچھ خبر نا تھی وہ جا کہاں رہی ہے البتہ وہ موسم کو انجوائے کرتی چلتی جارہی تھی۔چلتے چلتے وہ قدرے اونچائی پر آگئی تھی جہاں سے پورا سوات نظر آتا تھا۔وہ مہرون شال مزید اپنے گرد لپیٹ کر اوپر آگئی اور خوبصورت منظر کو اپنی نگاہوں میں قید کرنے لگی۔"

"یہاں تو باہر سے بڑھ کر خوبصورتی ہے۔میں ہمیشہ سوچتی تھی پاکستان ایسا ہو گا ویسا ہو گا مگر یہ میری سوچ سے سو گنا زیادہ خوبصورت ہے.."وہ مسکرا کر سلطانہ سے مخاطب ہوئی۔

"ابھی تو بی بی آپ نے سوات ہی دیکھا ہے کبھی مری نتھیا گلی،ناران،کاغان وادی نیلم اور کئی خوبصورت مقامات ہیں وہ دیکھیں گی تو دنگ رہ جائیں گی ایسی خوبصورتی بھری پڑی ہے پاکستان میں۔"سلطانہ رشک سے بولی۔

وہ زیر لب مسکرا دی۔

"ہوں تمھارے چھوٹے صاحب کے ساتھ پورا پاکستان دیکھنے کا خواب دیکھ رکھا ہے."

جبکہ سلطانہ نے حیرت سے اسکو دیکھا۔

"حیران کیوں ہو رہی ہو۔؟میاں بیوی ہیں ہم بس رخصتی نہیں ہوئی اب تک،بہت جلد وہ بھی ہو جائے گی تب۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔

"اچھا یہ بتاؤ تمھارے چھوٹے شاہ اتنے اکڑو کیوں ہیں۔؟بات ہی نہیں کرتے۔"وہ مسکرا کر بولی۔

"اکڑو نہیں ہیں بی بی بس ایک ٹھہراؤ ایک وقار ہے انکی ذات میں۔کچھ کم گوئی ہے ورنہ بہت اچھے ہیں۔"اس نے حمزہ کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دئے تھے۔"وہ مسکرا دی۔

"اے لڑکی۔؟"کسی نے پیچھے سے رعب دار آواز میں پکارا تھا۔"وہ ایک لمحے کی تاخیر کئے بنا پلٹی تھی چادر اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر کندھوں پر سرک گئی تھی جبکہ اسکی گہری نیلی آنکھوں میں تحیر واضح تھا۔کچھ لمحے وہ ساکت سا اسکو دیکھتا رہا تھا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم۔؟"وہ سختی سے بولا تھا۔"

"کیا مطلب ہے یہاں کیا کر رہی ہوں۔؟جب مرضی میں یہاں آؤ تم مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔"وہ ازلی نخوت سے گویا ہوئی جبکہ سلطانہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے وہ مسلسل اسکا ہاتھ ہلا ہلا کر اسکو چلنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ بھڑک چکی تھی۔

"یہ جگہ ہماری ہے بہتر ہے تم یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔"وہ نظریں پھیر کر بولا۔

"کیوں اس پر لکھا ہوا ہے کہ یہ جگہ فلاں فلاں کی ہے۔؟بیٹھی ہوں پھر میں یہاں۔اٹھا سکتے ہو تو اٹھاؤ مجھے۔"وہ سامنے پڑے پتھر پر بڑے آرام سے بیٹھ گئی تھی اور پاؤں جھلنے لگی تھی۔جبکہ وہ سلگ کر رہ گیا تھا۔

"لڑکی میں چاہوں تو ابھی اس پتھر سمیت تمھیں اٹھا کر اس کھائی میں دھکا دے دوں مگر عورت زات کا خیال کر رہا ہوں تو جلدی سے نکل جاؤ۔۔۔"وہ سختی سے بولا۔وہ ڈھیٹوں کی طرح وہیں بیٹھی رہی تھی۔

"سوچ لو اب تم نا اٹھی تو گود میں اٹھا کر وہاں تک چھوڑ آؤں گا جہاں سے آئی ہو۔"اب کہ وہ سنجیدگی سے بولا تھا البتہ اسکی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔"

رابیل سلگ کر رہ گئی تھی۔

New Era Magazine

" گھٹیاانسان۔۔۔لوفر خوبصورت لڑکی دیکھی نہیں پاگل ہو جاتے ہیں۔۔۔" وہ پیر پٹختے جانے لگی..جب پیچھے سے اس نے اسکی سنہری لٹ کو کھینچا تھا۔وہ سی کر کے پلٹی تھی۔

"ابھی تم نے مجھے دیکھا نہیں۔ گھٹیا پن پر اتر آیا تو تمھاری سات پشتیں یادرکھے گی۔۔۔"وہ مسکرا کرا پنی سحر انگیز نگاہیں اسکی نشیلی نگاہوں میں ڈال کر بولا پھر جھٹکے سے اسے خود سے دور کر کے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

"کیا ضرورت تھی آپکو بی بی ان سے جھگڑنے کی۔۔۔؟؟؟وادی کے شاہ ہیں سخت بدمزاج ہیں اگر کچھ الٹاسیدھا کر دیتے تو۔؟"سلطانہ ناراضگی سے بولی۔

"تم تواپنی زبان بندر کھو بھیگی بلی..سیدھا بھی تو کرنا تھا اسے۔؟دیکھا نہیں کتنی بدتمیزی کر کے گیاہے میرے ساتھ۔؟"وہ سخت تاؤمیں تھی۔

"ہاں تو تاؤ بھی تو آپ نے ہی دلوایا تھا انہیں ورنہ وہ کونسا آپ سے سختی سے پیش آرہے تھے۔؟"سلطانہ نے اسکا ساتھ دیا تھا جو رابیل کو سخت برالگا تھا۔

"سلطانہ آئندہ سے میرے سامنے اس طرح بات کی تواچھا نہیں ہوگا۔۔۔ملازمہ ہو وہی بن کر رہو خواہ مخواہ اسکی حمایت میرے سامنے مت کرو.."وہ سختی سے کہتی واپسی کے لئے مڑگئی۔

سلطانہ نے اسے مزید تاؤ دلوایا تھا۔وہ سر جھٹکتی اپنے غصے کو کنڑول کرنے لگی جو اُمڈتا چلا جارہا تھا اسی اثناء میں وہ چلتی جارہی تھی جب تیزی سے باہر نکلتے حمزہ سے اسکا زبردست ٹکراؤ ہوا تھا..

"خیریت ہے..؟نظر نہیں آتا کیا۔؟"وہ سختی سے بولا تھا۔جبکہ وہ سہم گئی تھی۔

"سوری وہ بس پتا نہیں چلا آپ ایک دم سے سامنے آگئے تھے۔"وہ شرمندگی سے بولی۔

حمزہ نے ایک نگاہ اسکے نازک سراپے پر ڈالی۔اس نے سفید ٹاپ اور بلیک جینز پہن رکھی تھی۔ جبکہ گلے میں سکارف جھول رہا تھا۔سنہری بال ہوا کے دوش پر لہرا رہے تھے جبکہ گہرے گلابی ہونٹ آدھ کھلے تھے۔

"ہوں آئندہ خیال رکھنا۔۔۔"وہ نرمی سے کہتا اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔وہ ضروری فائل حویلی بھول گیا تھا تبھی ریش ڈرائیونگ کرتا آیا تھا اور اب بھی تیزی سے آرہا تھا کہ اس سے ٹکر ہوگئی۔وہ اپنے دھڑکتے دل کو سنبھالتی تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی کمرے میں بڑھ گئی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاجرہ آج پھر حویلی آدھمکی تھی۔خانم ہال میں ہی تخت پر نیم براجمان حقہ پی رہی تھیں۔جب وہ اپنے دوسالہ بیٹے عفان کو گود میں لئے آئی۔

خانم اسکو دیکھ کر مسکرادیں۔

"ارے میرا شہزادہ آیا ہے آج۔۔۔"عفان کو اس کی گود سے لیتے خانم عفان کو پچکارتے ہوئے بولیں۔ہاجرہ خاموشی سے اپنے ناخنوں کو دیکھ رہی تھی۔"

"کیا بات ہے ہاجرہ۔۔۔؟خاموش لگ رہی ہو۔؟"خانم کچھ متفکر سی اسکی جانب دیکھ کر بولیں

۔

New Era Magazine

"خانم آپ سے ایک ہفتہ پہلے ایک بات کی تھی اسی کا جواب لینے حاظر ہوئی ہوں۔"

ہاجرہ سر جھکائے بولی۔انہوں نے گہری سانس بھری۔

"دیکھو ہاجرہ تم جانتی ہو جس بات کا میں کوئی جواب نا دوں اسکا مطلب انکار ہوتا ہے۔پھر کیوں بار بار یہاں آکر مجھے پریشان کرتی ہو۔؟"خانم دوبارہ سے عفان کے ساتھ لگ چکی تھیں۔

"خانم آپ نہیں چاہتیں کہ آپکی بیٹی کے قدم اس حویلی میں مزید مضبوط ہوں۔؟"وہ سخت افسردگی سے گویا ہوئی۔وہ سر پیٹ کر رہ گئیں۔

"کون ماں ایسا چاہے گی پگلی۔؟بس میں یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔وٹہ سٹہ عموماً ہنستے بستے گھروں کو اجاڑ کرر کھ دیتا ہے۔اب تم خود ہی دیکھو فرزا اور اسد کے رشتے کو..؟بہن بھائی کے چکر میں کیا سے کیا ہو گیا۔؟فرزا گھر بیٹھ گئی اور اسد انا کا مارا لینے نہیں جاتا۔"انہوں نے تفصیلی بات کہہ کر اسے سمجھانا چاہا تھا۔فرزا انکے بھائی کی بیٹی تھی..وہ دو ہی بہنیں اور ایک بھائی تھی۔بڑی بہن تو خوش تھی البتہ دونوں چھوٹوں کا وٹہ سٹہ ہوا تھا جس کی وجہ سے دونوں کا گھر نہیں بس سکا تھا

"خانم وہ تو انکا مسئلہ ہے۔مجھے اپنے بھائی پر بھروسہ ہے وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرے گا جو میرے رشتے میں دراڑ کا باعث بنے۔۔۔"وہ مان سے بولی تھی..خانم کا جی تو نا چاہا اسکا مان توڑنے کو مگر وہ سختی سے وٹے سٹے کے خلاف تھیں۔

"خیر تم جو بھی کہو ہاجرہ مگر میں ہرگز وٹہ سہ نہیں چاہوں گی۔باقی تم کوئی اور رشتہ دیکھا دو سو بسم اللہ مجھے کیا اعتراض ہو گا مگر زرمین نہیں!"انہوں نے دو ٹوک کہا تھا۔

"تواسکا مطلب میں آج بھی خالی ہاتھ لوٹ جاؤں۔؟"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

وہ خاموش رہی تھیں۔اس نے جھٹکے سے عفان کو ان سے چھینا تھا۔

"آپکی خاموشی کا مطلب بھی یہی ہے..ٹھیک ہے آئندہ اس گھر میں کم از کم میں تو قدم نہیں رکھوں گی۔"وہ سختی سے کہتے واپسی کے لئے مڑ گئی جبکہ خانم اسکی بدتمیزی پر دم بخود تھی.. تبھی اپنے کمرے سے نکل کر شاہ انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

"انہیں کیا ہوا اتنی لال اور سبز مرچی بن کر واپس کیوں گئی ہیں۔؟"وہ شرارت سے بولا تھا۔

"بدتمیز بہن ہے تیری۔۔۔"وہ مسکرا کر بولیں۔

"پھر بھی ماں؟ایسی کیا بات تھی جو لال بھبھوکہ چہرہ لئے چلی گئیں۔؟"وہ ہنس کر بولا۔

"بس بے تکی خواہش..میں نے انکار کر دیا تو خفا ہو گئی۔"وہ حقے کا کش لیتے عام سے انداز میں بولیں۔

"ایسی کونسی خواہش ہے ماں جو آپ پوری نہیں کر سکتیں۔؟"وہ الجھ کر بولا۔انہوں نے گہری سانس بھری۔

"بس ہے ایک۔۔۔"

"تو پوری کریں ماں۔۔۔بیٹیاں ماں باپ سے ہی تو خواہشیں کرتی ہیں۔؟"وہ انکے دونوں ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"میں نے کہا نا شاہ بہت بے تکی خواہش ہے۔نہیں پوری کر سکتی۔تم بتاؤ کس سلسلے میں آئے ہو۔؟"وہ بات بدل کر بولیں۔

"ماں کے پاس صرف کسی سلسلے میں ہی آنا ہوتا ہے کیا۔؟"وہ مسکرا کر پر شکوہ لہجے میں بولا۔"

وہ ہنس دیں۔

"پگلا.."

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"آج کس سلسلے میں گئی تھی حویلی۔۔؟"ہاجرہ رات کو تمام کام سمیٹ کر جونہی کمرے میں آئی اسکے شوہر عرفان نے پوچھا۔

"ضروری ہے کہ کسی سلسلے میں جاؤں۔؟میری ماں کی حویلی ہے جب چاہے جاسکتی ہوں۔" ہاجرہ نے سنجیدگی سے جواب دیا اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

"ہوں. بلکل جاؤ.. مگر اماں کو بتا کر جایا کرو یوں منہ اٹھائے نا چلی جایا کرو.. نرمین کو بھی بتا کر نہیں گئی اسکا اتنا دل تھا تمھارے ساتھ جانے کا۔"عرفان سنجیدگی سے اسکو سمجھانے کو بولا۔

"عرفان تمھارے گھر والوں کو عادت ہے میری ہر بات میں کیڑے نکالنے کی،اب اگر میں بتائے بغیر چلی گئی تو اس میں کیا طوفان آگیا اور نرمین اسکا تو روز دل چاہتا ہے کہیں نا کہیں جانے کا۔۔"وہ تنک کر بولی تھی۔ عرفان نے گھور کر اسکو دیکھا۔

"ہاجرہ میں دیکھ رہا ہوں تم حد سے بڑھتی جا رہی ہو۔۔۔ میرے گھر والے اب تمھیں حد سے زیادہ کھٹکنے لگے ہیں۔۔۔ارے میری اماں تو تمھیں بھانجی سمجھ کر لائیں تھیں کہ کم از کم محبت

سے تو رہے گی تم تو غیروں سے بھی گئی گزری نکلی۔" عرفان اسکی اوٹ پٹانگ باتوں سے تنگ آگیا تھا۔پل بھر میں اسکی آنکھیں برسنا شروع ہو گئی تھی۔

"کاش مجھے پہلے پتا ہوتا کہ تم اپنے گھر والوں کی وجہ سے مجھے بے عزت کر چھوڑو گے کبھی تم سے بیاہ نہ کرتی وہ تو ماں باپ کے سامنے سر جھکا دیا اور میرے سے اچھائی کی امید اسی وقت کرنا جب تمھارے گھر والے مجھ سے محبت سے بات کریں۔میرا ہر کام انہیں غلط لگتا ہے.. میرے ہر کام میں نکتہ چینی کرنا انکی عادت ہے۔۔۔سب کے سامنے مجھے بے عزت کرنا انکی عادت ہے۔۔۔پھر میں کیوں بری ہوں۔؟ تم انہیں کیوں کچھ نہیں کہتے۔؟" وہ چڑ کر بولی تھی اور سر ہاتھوں میں دیئے سسک پڑی تھی۔جبکہ وہ پریشان ہو گیا تھا۔اسے خود بھی احساس تھا کہ حویلی والوں کا رویہ اس سے بہتر نہیں ہے مگر وہ کرتا بھی کیا ماں باپ کے سامنے اسکا ساتھ دیتا تو وہ زن مرید کہہ کر ناراض ہو جاتے بیوی سے کچھ کہتا تو وہ رونا شروع کر دیتی..وہ تو شادی کر کے پھنس گیا تھا۔

"اچھا سوری.. مجھ سے غلطی ہو گئی میں اماں کو بھی سمجھاؤں گا تم فکر مت کرو..اسکو خود سے لگا کر وہ تھپکنے لگا۔۔۔" جبکہ ہاجرہ نے آنسو صاف کر کے پر سکون سانس خارج کی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"شاہ حویلی"

سید شاہ نواز شاہ اور فاطمہ شاہ دونوں کہ ہاں دو ہی اولادیں تھیں۔ایک ہاجرہ شاہ اور دوسری میر زائر شاہ۔۔۔۔

ہاجرہ کی شادی تین سال پہلے اپنی خالہ کے ہاں ہوئی تھی جس میں اسکی خالہ کے ساتھ عرفان کی بھی پسندیدگی شامل تھی۔فاطمہ خانم کو بھلا کیا اعتراض تھا انہوں نے بخوشی شادی کے لئے ہاں کر دی تھی۔ مگر شادی ہوتے ہی فرزانہ یعنی اسکی خالہ کے تیور ہی بدل گئے تھے۔انہوں نے بات بات پر ہاجرہ کو ٹوکنا شروع کر دیا۔ہاجرہ کئی بار روتی ہوئی انکے پاس آئی تھی مگر انہوں نے اسکے گھر کا معاملہ کہہ کر ٹال دیا تھا۔وہ نہیں چاہتی تھیں کہ دونوں بہنوں کی محبت کے درمیان کوئی ذاتی عناد شامل ہو۔۔۔

اب ہاجرہ نے آنا شکایت لگانا ہی چھوڑ دیا تھا۔البتہ اسکی آنکھیں اب پہلے کی طرح روشن نہیں رہتی تھیں بلکہ ویران ہو کر رہ گئی تھیں۔اسکا چمکتا رنگ زردی مائل ہو گیا تھا۔جبکہ اداسیاں اسکے اندر ڈیرہ جما چکی تھیں۔تب ہی اس نے اپنی نند نرمین سے میر کا رشتہ قائم کرنے کا کہا تھا۔ مگر فاطمہ ہمیشہ سے وٹے سٹے کو برا سمجھتی تھیں تبھی انکار کر دیا اور انکار کی صورت میں ہاجرہ ناراض ہو کر چلی گئی تھی۔انہیں بھی کوئی پرواہ نہ تھی جانتی تھیں ایک دو دن بعد وہ خود آجائے گی اور معافی طلب کرے گی..ماں تھیں کیسے منع کر سکتی تھیں۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

رابیل ہر گزرتے دن کے ساتھ یہاں پر اداس ہوتی جا رہی تھی۔ یہاں اسکا دل نہیں لگ پا رہا تھا ۔سب کا رویہ بھی لیا دیا سا تھا۔ حمزہ تو ویسے ہی اس سے بات نا کرتا تھا۔ جبکہ تائی جان بھی کام کے وقت کر لیتیں تو ورنہ نہیں۔

تبھی سلطانہ تائی جان کا پیغام لے کر اوپر آئی۔

:بی بی شام کو بڑے صاحب کے کسی دوست کے ہاں کوئی فنکشن ہے بڑی بی بی آپکو ساتھ چلنے کا کہہ رہی ہیں۔" وہ جھنجھلا گئی۔ اسے کبھی بھی فنکشنز میں جانے کا شوق نا رہا تھا اور اب اسے زبردستی جانا پڑنا تھا۔۔۔

"میرا جانا ضروری ہے..؟" وہ سر اٹھا کر بولی۔

"ظاہر ہے..آپ اس حویلی کی بہو ہیں آپکا جانا تو بنتا ہے۔۔" سلطانہ نے شانے اچکا کر جیسے اسکی عقل پر ماتم کیا ہو۔ وہ ہولے سے مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے سر ہلا دیا۔

"بی بی یہ کپڑے بھیجے ہیں بڑی بی بی نے یہ پہننے ہیں آپ نے۔۔۔" سلطانہ نے ہینگر کئے گئے کپڑے بیڈ پر رکھے اور خود باہر نکل گئی۔

وہ شارٹ مختلف موتیوں اور کام سے مزین سفید کلر کی شرٹ تھی جس کا سادہ سا سرخ دوپٹہ تھا۔ اسنے آج تک ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے اب ظاہر ہے مجبوری تھی۔ تبھی کپڑے لے کر واشروم میں گھس گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"حمزہ آج تمھارے باباکے دوست کے ہاں انکے پوتے کا عقیقہ ہے ہم سب کوانوائٹ کیاہے تم بھی جارہے ہو۔۔۔"اسکی سائیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتے فوزیہ نے کہا۔

"اچھاامام..!"اس نے سر ہلادیا۔اور دوبارہ سے لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف نظریں جمادیں ۔

"میں تورابیل کو لے جانے کے حق میں نہ تھی سوچ رہی تھی نغمانہ کو لے جاؤں مگر تمھارے بابانے منع کردیا کہ رابیل ہی جائے گی۔"وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولیں۔

"اس میں کچھ غلط بھی نہیں ہے مام..ظاہر ہے وہ اس گھر کی بہو ہے۔۔۔"وہ کام کرتے بولا تھا جبکہ فوزیہ حیران رہ گئی تھیں۔آج سے پہلے اس نے اس طرح کبھی رابیل کا ساتھ نہیں دیا تھا۔

"اچھاخیر تم تیار ہو کر باہر آجاؤمیں بھی تیار ہونے جارہی ہوں۔"وہ بات بدلتی کھڑی ہو گئیں مبادا وہ انکی باتوں سے انکی رابی کے لئے چڑچڑاہٹ سے واقف نہ ہو جائے۔۔۔

"اوکے۔۔۔"وہ مسکرا کر بولا۔۔۔وہ باہر آئیں جہاں سلطانہ ڈسٹنگ کررہی تھی۔

"ہاں سلطانہ کہہ دیارابیل سے۔؟"وہ اپنے مخصوص انداز میں بولیں۔"

"جی بی بی..وہ تیار ہورہی تھیں۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"وہ سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میر کدھر ہے نوراں۔؟"فاطمہ خانم بمشکل سیڑھیاں چڑھتیں میر کے کمرے تک آئی تھیں۔

"اندر نہارہے ہیں بی بی۔"نوراں جو باہر اسکے کمرے کے ساتھ پڑے پھولوں کی ڈسٹنگ کر رہی تھی انکواوپر دیکھ کر چونکی۔

"اچھا۔۔۔"وہ سر ہلا تیں اندر آ گئیں۔جہاں میر تولیا لپیٹے گنگنا رہا تھا۔

"میر۔۔۔؟"انکی بارعب آواز سن کر وہ فوراً سے مڑا تھا۔

"ارے اماں آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔؟"وہ واشروم کی طرف جاتے بولا۔وہ مسکرادیں۔کچھ دیر بعد وہ کپڑے پہن کر باہر آیا۔

"جی اماں بولئے کیا بات ہے۔؟"وہ مسکراتے ہوئے ان سے لگ کر بولا۔

"آج تمھاری خالہ نے عفان کا عقیقہ کیا ہے ہم سب کو دعوت دی ہے..اس لئے تیار ہو جاؤ ہمیں جانا ہے۔۔۔"پیار سے اسکا گال تھپتھپاتے وہ بولیں۔

"ہاں مگر اماں میں بہت مصروف ہوں بہر حال میری پیاری اماں کہہ رہی ہیں تو میں ضرور چلوں گا۔۔۔"اس نے گہری سانس بھر کر مسکرا کر کہا۔

"شاباش..مجھے پتا تھا میرا بیٹا اپنی طرف مصروفیات ترک کر کے ماں کی بات ضرور مانے گا۔۔۔"وہ مسکرا کر بولیں۔

"ماں کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔"انکا ماتھا چومتے وہ مسکرا کر بولا..

اب جلدی سے تیار ہو جاؤ گھنٹے تک ہمیں نکلنا ہے اسکا کندھا تھپتھپاتے وہ باہر نکل گئیں۔ جبکہ وہ گنگناتے ہوئے تیار ہونے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تیار ہو کر نیچے آئی۔ جہاں سب اسکا انتظار کر رہے تھے حمزہ براؤن شلوار قمیض میں ہاتھ میں پہنی مہنگی رسٹ واچ کو بار بار دیکھ رہا تھا۔ شلوار قمیض میں وہ حد سے زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔ وہ زیر لب مسکرا دی۔ فوزیہ بھی گلابی رنگ کی بنارسی ساڑھی پہنے تیار تھیں۔

اس نے گھٹنوں تک آتا سفید فراک پہن رکھا تھا جس پر مختلف موتیوں کا خوبصورت کام تھا۔ اسکی خوبصورت نیلی آنکھیں آئی لائنر سے سجی تھیں جبکہ خوبصورت گلابی ہونٹ سرخ لپ سٹک سے مزین تھے۔ اسکے گولڈن بھورے بال فرصت سے اسکا چہرہ چوم رہے تھے۔ دوپٹہ اسکے گلے میں جھول رہا تھا۔ حمزہ مبہوت سا اسکو دیکھ رہا تھا جو موبائل ہاتھ میں پکڑے بہت احتیاط سے چل رہی تھی۔ وہ فوراً سے نظریں پھیر گیا۔ جبکہ فوزیہ اکتائی ہوئی نظروں سے اسکو گھور رہی تھیں۔

"السلام علیکم۔۔۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"وعلیکم السلام!! بہت دیر کر دی تم نے۔ ہم کب سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔" فوزیہ نے آخر طنز کر ہی دیا تھا۔ وہ زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر رہ گئی۔ ورنہ موڈ تو اسکا فوراً ہی خراب ہو گیا تھا۔ وہ دھیمے دھیمے حمزہ کے پیچھے چلتی باہر نکل آئی۔

"تم حمزہ کے ساتھ چلی جاؤ میں اور تمھاری تائی جا رہے ہیں۔" تایا جان اسے حمزہ کے ساتھ جانا کا کہہ کر خود فوزیہ کو لئے نکل گئے۔ جیپ کے پاس رکے باوردی گارڈز نے فوراً دونوں طرف کا دروازہ کھول دیا تھا۔ وہ جھجھکتی ہوئی فرنٹ سیٹ پر براجمان ہو گئی۔ تب گارڈ نے دروازہ بند کر دیا۔ حمزہ نے ہلکی آواز میں کوئی غزل لگا دی تھی۔ وہ باہر دیکھنے لگی۔ تمام راستے خاموشی رہی تھی۔ نا ہی حمزہ نے بلاوجہ اس سے بات کرنے کی کوشش کی تھی نا ہی رابیل نے۔ چند دنوں تک ویسے بھی رخصتی متوقع تھی تب تک انتظار کر لینے میں کیا حرج تھا۔ لہٰذا وہ کھڑکی سے باہر نظریں کئے مختلف نظر آتے مناظر کو اپنی آنکھوں میں قید کر رہی تھی۔

تبھی ایک جھٹکے سے جیپ رکی تھی۔ اسکا سر حمزہ کے کندھے سے جالگا تھا۔

"آ۔۔۔ ایم سوری۔۔۔" وہ تیزی سے اس سے دور ہوئی تھی۔ حمزہ کے کلون کی خوشبو اسکے ناک سے ٹکرائی تھی۔

"چوائس تو اچھی ہے۔۔۔" وہ دل میں سوچ رہی تھی۔

"اگر دھیان تمھارا حال میں رہے تو کچھ ٹھیک کرو نا۔ ہر وقت پتا نہیں کونسے خیالات میں ڈوبی رہتی ہو تم!" حمزہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ اب وہ اندازہ نہیں کر پائی تھی کہ اس نے طنز کیا ہے یا ایسے ہی۔ جب وہ کافی دیر تک باہر نا آئی تو حمزہ نے اسکے لئے دروازہ کھول دیا تھا۔"

"باہر آ جائیں محترمہ اب گود میں تو آپکو اٹھانے سے رہا۔" حمزہ نے گہری سنجیدگی سے کہا تھا۔"

"اٹھا بھی لیں تو کیا ہے میاں بیوی ہیں ہم۔۔۔" وہ بے دھیانی میں بولی تھی مگر جو نہی اپنے چہرے پر اسکی کڑی نظریں دیکھیں فوراً زبان دانتوں تلے داب لی تھی۔

"میرا مطلب وہ نہیں میں خود نکل آتی ہوں۔" وہ شرمندگی سے کہتی اٹھی۔ مگر ہیل کی وجہ سے لڑکھڑائی تھی۔ حمزہ نے بازو آگے کر کے اسے سہارا دیا تھا۔

"شکریہ اگر آپ سہارا نا دیتے تو شاید میں گر ہی جاتی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اب ساری زندگی تمھیں ہی تو سہارا دینا ہے" وہ ہولے سے بڑبڑایا تھا۔

"کیا ہوا کچھ کہا آپ نے۔؟" رابیل دھیمے سے بولی۔

"کچھ کہہ سکتا ہوں تمھیں۔؟" وہ سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھتے بولا۔

"نہیں۔" وہ شانے اچکا کر تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔ مگر تھوڑا سا آگے جا کر اسکا ٹکراؤ شاہ سے ہو گیا تھا۔

"اندھے ہو تم..؟ دیکھ کر نہیں چل سکتے۔؟ یہ دیدے خدا نے اسی لئے دئے ہیں کہ دیکھا جا سکے ٹکرایا نہیں۔" وہ فوراً تپ کر بولی تھی۔

وہ ہولے سے ہنس دیا۔

"خدا کا شکر ہے بہتر جانتا ہوں کس لئے ہیں البتہ میں تم سے یہ پوچھنا چاہ رہا تھا یہ تمھارا کیا لگتا ہے۔؟" اسکا اشارہ حمزہ کی طرف تھا۔

"میں تمھارے کسی سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔" تلخی سے کہتی وہ ایک طرف سے نکلنا چاہتی تھی مگر شاہ نے ہاتھ آگے کر کے اسکا راستہ روک دیا تھا۔

"ضروری ہے کیونکہ جو چیز مجھے پسند آجائے پھر میں اسے کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا۔" وہ صاف گوئی سے بولا تھا۔

"مگر میں کوئی چیز نہیں انسان ہوں شاہ صاحب۔۔۔تو پلیز میرا اراستہ چھوڑئے میں کسی قسم کا سکینڈل بنوانا نہیں چاہتی۔" سختی سے کہتی وہ ایک طرف سے نکلتی چلی گئی جبکہ شاہ اسکی پشت گھور کر رہ گیا۔

"ارے یہاں کیا کر رہے ہو زائر۔؟مردان میں جاؤنا۔" وہیں کسی کام سے گزرتی ہاجرہ نے کہا تھا۔"

"جی بڑی آپا۔" وہ فرمانبرداری سے کہتا مڑ گیا جبکہ ہاجرہ اندر ہال میں چلی آئی۔

"یہ میری بہو ہے رابیل۔۔۔میرے حمزہ کی بیوی،ویسے رخصتی تو نہیں ہوئی البتہ نکاح ہو چکا ہے۔" وہیں فوزیہ رابیل کا ہاتھ پکڑے اسکا تعارف کروارہی تھیں۔

"اچھا بہت پیاری ہے مگر آپکا حمزہ تو بہت ہی پیارا ہے مجھے تو لگتا تھا کہ آپ نے اپنی نغمانہ سے کرنا ہے یہ خبر تو بہت دیر سے سنائی ہے۔۔" ہاجرہ کی ساس اسی کے سامنے جلتی پر تیل کا کام کر رہی تھیں۔وہ دل مسوس کر رہ گئی تھی۔

" کبھی کبھی کچھ باتیں ناممکنات میں سے ہوتی ہیں چاہے پھر کتنی ضروری کیوں نا ہو۔" فوزیہ افسردگی سے بولیں۔رابیل سخت افسردہ ہوگئی تھی۔وہ انکے سامنے ہی ایسی باتیں کررہی تھیں جو اسکے کلیجے کو کاٹ رہی تھیں۔وہ سوچ چکی تھی حمزہ سے جواب لے کر رہے گی کیا وہ اس سے محبت نہیں کرتا نغمانہ سے کرتا ہے۔؟وہ کچھ اداس سی وہاں سے ہٹ کر پچھلی طرف چلی آئی تھی۔وہ بچپن سے اسکے نکاح میں تھی۔بہت خوش بھی تھی۔اکثر حمزہ اسے مارا کرتا تھا پر وہ بلا چوں چرا مسکراتے ہوئے سہہ لیتی تھی۔

وہ گہری سوچوں میں گم تھی اسے پتا ہی نہیں چلا تھا کب وہ اسکے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا

"کہاں گم ہو۔۔۔؟"اس آواز کو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی ظاہر ہے چڑتی بھی بہت تھی اس شخص سے۔

"تم یہاں بھی آگئے۔؟"وہ تنفر سے گویا ہوئی۔وہ اسکو دیکھ کر رہ گیا۔

"ظاہر ہے میری خالہ کی حویلی میری بہن کا سسرال ہے کوئی پابندی تھوڑی لگا سکتا ہے"وہ شرارتی ہوا۔

"میرے پاس تم سے بات کرنے کے لئے فضول وقت نہیں،پلیز یہاں سے ہٹ جاؤ میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔"وہ تنک کر بولی۔وہ مسکرا دیا۔"ٹھیک ہے میں تم سے بات نہیں کروں گا بس تمھیں دیکھ کر اپنی نگاہوں کو ٹھنڈک پہنچاؤں گا"۔وہ شانے اچکا کر شرارت سے بولا۔

دفعتاًاسے قدموں کی آواز آئی تھی وہ تیزی سے نکل گیا۔

"اے بی بی کون ہو تم۔۔؟اور یہاں کیا کر رہی ہو۔؟"پیچھے سے زنانی آواز سن کر وہ مڑی ۔۔"ایم سوری۔۔وہ میں حویلی دیکھتے دیکھتے یہاں تک آ گئی۔"وہ شرمندگی سے بولی۔

"ہو کون تم۔؟اس بائیس تئیس سال کی لڑکی کی گود میں دو سالہ بچہ قلقاریاں مار رہا تھا۔"

"میں یوسف رضا کی بھتیجی اور بہو۔۔۔وہ سر جھکائے بولی۔"

"اواچھا۔۔۔۔"اسکے تاثرات نرم پڑے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو یہاں آنا ممنوع ہے مردوں کا گزر ہوتا رہتا ہے اکثر یہاں۔"وہ نرمی سے کہہ کر مڑ گئی۔رابیل اسکی معیت میں چلتی گیسٹ روم تک آئی جہاں صرف وہی عورتیں تھی جو خاص تھیں۔ان میں سے ایک فوزیہ بھی تھیں۔

"کہاں گئی تھی تم۔؟"میں پریشان ہو گئی تھی۔فوزیہ کڑے تیوروں سے اسکو گھورتے بولیں۔

"تائی جان میں حویلی گھوم رہی رہی تھی۔"وہ مسکرا کر بولی۔

"تو کسی سے کہتیں۔؟اب بھلا تمھیں کیا پتا کہاں راستہ ہے واپسی کا..کونسا راستہ کہاں جاتا ہے۔؟"وہ طنزیہ بولیں تھی۔

"جی سہی کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔"وہ جان چھڑانے کو بولی۔

ہاجرہ نے عفان کو خانم کی گود میں دے دیا تھا اور خود باہر نکل گئی تھی۔۔وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔تبھی اسکی نگاہ خانم پر گئی تھیں جو بچے کو پکار رہی تھیں۔انکے چہرے پر بڑی نرم سی مسکراہٹ تھی۔وہ بے دھیانی میں انکو دیکھے جارہی تھی۔تبھی انہوں نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا پھر ہولے سے مسکرادی۔وہ جھینپ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔انکا جی چاہا تھا کہ اس لڑکی سے بات کرتیں مگر یہ انکی ریت تھی کہ دشمنوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا۔۔۔پھر چاہے وہ کتنا قریبی کیوں نا ہو وہ تو پھر انکی کچھ نا لگتی تھی۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"قمر خان جلدی سے گھوڑے تیار کرو مجھے آج شکار کے لئے نکلنا ہے۔۔"شاہ نے اپنے خاص بوڑھے ملازم خان سے کہا تھا اور خود تیار ہونے چلا گیا۔"

کچھ دیر بعد سفید کرتا شلوار اور مہرون شال لئے وہ باہر آیا تو گھوڑا تیار تھا۔

ہلکے براؤن رنگ کا صاف ستھرا عربی گھوڑا اسکے لئے تیار تھا۔ جبکہ اسکے پیچھے اور کئی ملازم تھے جو اسکے ساتھ جا رہے تھے۔اس نے رائفل ساتھ کھڑے ملازم کو پکڑائی اور گھوڑے پر چڑھ کر مضبوطی سے لگام کو تھام لیا۔

رائفل ملازم کے ہاتھ سے لے کر اس نے ایڑھ لگائی تھی۔گھوڑا تیزی سے جنگل کی طرف رواں دواں تھا۔اور وہ اسکی سوچوں میں بری طرح محو تھا۔وہ لڑکی اس کے حواسوں پر سوار تھی ۔وہ جانتا تھا کہ وہ دشمن قبیلے سے ہیں مگر محبت ہر چیز سے بے نیاز ہوتی ہے.. کبھی گورے کو کسی کالے سے ہو جاتی ہے تو کسی امیر کو غریب سے۔۔اسے بھی ایک نکاح شدہ عورت سے ہو گئی تھی جس کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ کبھی وہ اسکی نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

نوٹ

آؤزیست نبھائیں ہم ازوجیہہ بخاری کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

New Era Magazine